بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِين، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين،

أَمَّا بَعْدُ:

28: منہج السلف میں بعض قاعدے-چوتھا قاعدہ

کن سلفیاً علی الجادۃ لفضیلۃ الشیخ العلامہ عبدالسلام بن سالم السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے اور عظیم رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور جیسا کہ کسی سے مخفی نہیں کہ اس رسالے یا اس کتاب کا تعلق جو ہے منہج سے ہے، منہج السلف اگر کسی نے سمجھنا ہے خاص طور پر میرے جیسے چھوٹے سے طالب علم نے میں نے منہج کو صحیح تب سمجھا جب میں نے یہ کتاب پڑھی تھی اور شیخ صاحب سے خود (شیخ عبدالسلام سے) میں نے یہ کتاب پڑھی ہے (الحمدللہ) اور منہج السلف میں سے بعض چیزیں جو میرے اوپر مخفی تھیں سمجھ نہیں آرہی تھیں یا کچھ دشواری تھی بعض مسائل میں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت ساری چیزیں واضح ہوئیں اور بہت ساری چیزیں جو میں نہیں جانتا تھا میرے علم میں اضافہ ہوا (الحمدللہ)۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کتاب کو سمجھنے کی اور صحیح منہج کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، جو ہم پڑھ رہے ہیں جو سمجھ رہے ہیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

ہم پہنچے تھے اس قواعد کے باب پر "بعض القواعد في المنهج السلفي" (منہج سلفی میں بعض قواعد)۔ پانچ قواعد تھے تین کا ہم ذکر کر چکے ہیں پہلا قاعدہ تھا "قاعدة في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر"، دوسرا قاعدہ "قاعدة في العبادات"، اور تیسرا قاعدہ تھا "قاعدة في أن مدار الدين على العلم النافع والعمل الصالح" اور آج کی نشست میں جو قاعدہ ہے "قاعدة رابعة" ، یا "رابعاً" شیخ صاحب فرماتے ہیں "قاعدة ،إن درء المفاسد مقدمٌ على جلب المصالح"۔

بہت اہم قاعدہ ہے خوبصورت قاعدہ ہے ایک عظیم ترازو ہے جس پر ہم مصالح اور مفاسد کو تولیں گے اور دیکھیں گے کہ مصلحت کہاں پر ہے مفسدہ کہاں پر ہے اور دونوں میں سے کس کو مقدم کرنا ہے، اس قاعدے کا مطلب کیا ہے، اس قاعدے کی دلیل کیا ہے اور اس قاعدے کا صحیح مفہوم کیا ہے اور اس کی اہمیت کیا ہے، آج کی نشست میں ان شاء اللہ اس قاعدے کے تعلق سے بات کرتے ہیں۔

شیخ صاحب(حفظہ اللہ) فرماتے ہیں"رابعاً"(چوتھا قاعدہ) "قاعدة: إن درء المفاسد مقدمٌ على جلب المصالح"۔ ((قاعدے کا ترجمہ) مفاسد سے بچنا مصالح کو پالینے سے بہتر ہے)۔ مفاسد سے بچنا یقیناً مصالح کو پالینے سے بہتر ہے، یا دوسرے لفظوں میں برائیوں سے بچنا یقیناً اچھائیوں کو پالینے سے بہتر ہے، یایوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ خرابیوں سے بچنا یقیناً خوبیوں کو پالینے سے بہتر ہے۔

مفاسد جمع مفسدہ کے ہے ہر خرابی مفسدہ ہوتی ہے ہر بُرائی مفسدہ ہوتی ہے، اور مصالح جمع مصلح ہے ہر خوبی ہر خیر ہر اچھائی مصلح ہوتی ہے۔ یعنی جب ایک کام ہے اگر اس کام کو کرنے سے کوئی خرابی پیدا ہوتی ہے اور اس کام میں کوئی خوبی بھی ہے کوئی خیر بھی ہے لیکن شر کا امکان بھی ہے اور جب ہم دیکھتے ہیں دونوں کو تولتے ہیں اس مصلحت کو جو ہم حاصل کرنے جارہے ہیں اس کام کے پیچھے یا اس کام کے ساتھ اور اس مفسدہ کو یا خرابی کو پیدا ہوگی اس کام کو کرنے سے جب دونوں کو تولتے ہیں تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس کا جو مفسدہ ہے وہ زیادہ ہے۔ اگر کسی کام میں مفسدہ ہے اور مصلحت ہے تو پھر قاعدہ یہ ہے کہ اس مفسدے سے بچنا ہے (مفسدے سے بچنا چاہیے ناہر خرابی سے بچنا چاہیے) اگرچہ یہ مصلحت چھوٹ جاتی ہے، مصلحت کو پالینے کے لیے اگر خرابی واقع ہوتی ہے تو ایسی مصلحت کو چھوڑدیں۔ کیوں؟ کیونکہ قاعدہ کیا کہتا ہے؟ کہ برائیوں سے بچنا یقیناً اچھائیوں کو پالینے سے بہتر ہے۔ اب اس قاعدے کی دلیل اور چند مثالیں بیان کرتے ہیں تاکہ بات مزید واضح ہو جائے۔

1-پہلی دلیل، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "والدليل قوله تعالىٰ" ﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدۡعُونَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدۡوًۢا بِغَيۡرِ عِلۡمٍ﴾(الانعام:108)(اور گالی مت دو یہ نہیں مومنوں کے لیے)۔ اے اہل ایمان اے مومنو! گالی مت دو بُرا بھلا مت کہو۔ کس کو؟ ﴿الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ﴾ (ان چیزوں کو جن

کو یہ لوگ پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا(یعنی باطل معبودوں کو گالی مت دو))۔ کیوں؟﴿فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ (کیونکہ یہ بدلے میں پھر اللہ تعالیٰ کو گالی دیں گے بُرا بھلا کہیں گے بغیر علم کے جو حق معبود ہے)۔

شیخ صاحب(حفظہ اللہ)فرماتے ہیں"فحرم الله سب آلهة المشركين"(اللہ تعالیٰ نے مشرکین کے معبودات کو گالی دینے کو حرام قرار دیاہے)"مع كون السب غيضاً وحمية لله"(اور یہ جو باطل معبودوں کو گالی دینا بُرا بھلا کہنا ان کی بُرائی کرنی ہے یہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے حمیت ہے)۔

یعنی توحید جب کسی کے دل میں جگہ کر لیتی ہے پھر شرک کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے تو اُس سے رہا نہیں جاتا پھر وہ باطل معبودوں کے خلاف بات بھی کرتاہے اور ان کی بُرائی بھی بیان کرتا ہے۔ تو بُرا بھلا کہنا گالی دینے سے منع کیا گیا ہے یہ نہیں کہا جارہا کہ باطل معبودوں کو باطل مت کہو، بعض لوگ غلط فہمی کا شکار نہ ہوں گالی سے منع کیا جارہاہے۔ اگر کوئی شخص ہبل کو گالی دے دے ہبل پر لعنت بھیجے یالات پر لعنت بھیجے تو بدلے میں وہ کیا کہیں گے؟(نعوذ باللہ)تو اللہ تعالیٰ کو گالی دیں گے نا، تو اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیاہے اس عمل کو باطل معبودوں کو مشرکین کے معبودوں کو گالی دینا اگرچہ یہ دیکھا جائے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے۔ باطل معبودوں کی جب آپ بُرائی کرتے ہیں گالی دیتے ہیں تو حق معبود کی تعظیم ہوتی ہے اور ان کی جو باطل معبود ہیں"وإهانة لآلهتهم"(اور اُن کی(اِن باطل معبودوں کی)ذلت ہوتی ہے)"لكونه ذريعة إلى سبهم الله سبحانه وتعالىٰ"(لیکن اس کے بدلے میں کیونکہ یہ ذریعہ ہے ایک سبب ہے کہ یہ لوگ جو مشرک ہیں اللہ تعالیٰ کو گالی دیں)"وكان مصلحة ترك مسبة الله تعالىٰ أرجح من مصلحة سبنا لآلهتهم"(اور اس میں جو مصلحت ہے وہ اللہ تعالیٰ کو گالی نہ دی جائے اور یہ مصلحت جو ہے اُس سے زیادہ راجح ہے کہ باطل معبودوں کو گالی دی جائے)۔

باطل معبودوں کو گالی دینا مصلحت ہے، اللہ تعالیٰ کو گالی دینا مفسدہ ہے، مومن باطل معبودوں کو گالی دیتے ہیں یا بُرا بھلا کہتے ہیں مصلحت ہے، اس کے بدلے میں جب مشرکین اللہ تعالیٰ کو گالی دیں گے بُرا بھلا کہیں گے مفسدہ ہے۔ اب یہاں پر مفسدے کو آگے کرنا ہے یا مصلحت کو آگے کرنا ہے ٹکرا رہی ہیں دونوں کہ نہیں؟ عمل ایک ہے۔ عمل کیا ہے؟ کہ باطل معبودوں کو گالی دینا۔ اس عمل سے فائدہ کیا ہو رہا ہے؟ کہ باطل معبودوں کی ذلت ہو رہی ہے جو حق ہے(باطل تو

نہیں ہے ناحق ہے سچ ہے)۔اس کے بدلے میں وہ اللہ تعالیٰ کو گالی دیں گے جو باطل ہے۔تو مصلحت ان معبودوں کو گالی دینے میں ہے، مفسدہ اللہ تعالیٰ کو گالی دینے میں ہے دونوں ٹکرا گئے کیا کرنا ہے؟"إن درء المفاسد مقدمٌ على جلب المصالح"،تو گالی مت دیں اس کام کو ہی چھوڑ دیں۔واضح ہے؟

2-دوسری دلیل اس سے زیادہ واضح ہے"وجاء في حديث عائشة رضي الله عنها"(متفق علیہ حدیث ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں آیا ہے)"أنَّ النبيَّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ قال"(اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں)"يَا عَائِشَةُ"(اے عائشہ!)"لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ"(اگر تیری قوم ابھی نئی نئی مسلمان نہ ہوتی)"لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ"(تو میں حکم دیتا اللہ تعالیٰ کے گھر کعبے کا کہ کعبے کو توڑ دیا جاتا("هُدِمَ"توڑ دینا،کعبے کو توڑ دیا جاتا))"فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ"(تو جو کعبے میں سے نکال دیا گیا ہے اسے میں اب دوبارہ داخل کر دیتا)۔

یعنی جو حجر کی جگہ ہے جسے حطیم بھی کہتے ہیں یہ کعبے کا حصہ ہے جہاں پر آپ دیکھتے ہیں کہ لوگ طواف اس کے باہر کرتے ہیں اندر سے طواف جائز نہیں ہے کیونکہ کعبے کا حصہ ہے۔یہ کیوں رہ گیا؟کیونکہ جیسا آپ جانتے ہیں دور جاہلیت میں بعثت سے پہلے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت ملنے سے پہلے کعبے میں بہت ساری دراڑیں پڑ گئی تھیں دیوار گرنے والی تھی تو مشرکین عرب نے ساتھ مل کر یہ طے کیا کہ اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کرنی ہے کیونکہ ہم ہی رکھوالے ہیں اور شرط رکھی کہ حرام پیسہ اس میں لگائیں گے نہیں ایک درہم نہیں لگائیں گے حرام پیسے کا۔تو حلال پیسہ جمع کیا،اتنی پوری قوم میں سے اتنا حلال پیسہ کم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر نہ ہو سکا۔یعنی دیکھیں وہ زمانہ کیا تھا یعنی حرام کمائی اتنے عروج پر تھی آپ سوچ نہیں سکتے!

آپ کیا سمجھتے ہیں کہ قریش مشرکین جو تھے وہ فقراء تھے؟کون تاجر تھے؟تجارت یہ جس کا ذکر سورۃ قریش میں ہے یہ کون سی تجارت تھی﴿لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ۝١ إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ﴾ (قریش:1-2)؟

سردیوں میں یمن کی طرف رُخ کرتے تھے تجارت کے لیے گرمیوں میں شام کی طرف رُخ کرتے تھے تجارت کے لیے تو تاجروں کے پاس حلال کمائی اتنی کم پڑ گئی کہ اللہ تعالیٰ کا گھر نہ بنا سکی پوری قوم،ایک شخص کی بات نہیں کر رہا میں۔(اللہ رحم کرے ہم سب پر آج کے زمانے میں دیکھیں مسلمانوں کے پاس جو مال ہے اس میں کتنا حلال ہے کتنا حرام ہے!(اِلا من رحم اللہ سبحانہ وتعالیٰ))۔الغرض تاویل کی گئی جب پیسے کم پڑ گئے اب کیا کریں حرام تو لگانا نہیں ہے

اللہ تعالٰی کے گھر کو چھوٹا کر دیتے ہیں، تو کعبے کو تھوڑا سا چھوٹا کر دیا۔ ایک حصہ ابھی جس کو اب حطیم کہتے ہیں یا حجر بھی کہتے ہیں اُس حصے کو شامل نہیں کیا اس کو خارج کر دیا کعبے سے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ''فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ'' (میں اس میں وہ داخل کر دیتا جو حصہ اس میں سے خارج کر دیا گیا تھا (کون سا حصہ؟ یہی حصہ حطیم والا حصہ جو ہے)۔ تو میرا دل کرتا ہے میں یہ خواہش کرتا ہوں کہ میں گھر کو توڑ دیتا تاکہ اس کی تعمیر نو کرتا اور جو اس میں سے نکالا گیا ہے وہ اس میں دوبارہ شامل کر دیتا، ''وَأَلْزَقْتُهُ بِالأَرْضِ'' (اور میں اسے زمین کے ساتھ ملا دیتا)۔

اب کعبہ کیسا ہے دروازہ کہاں پر ہے کعبے کا؟ اوپر ہے۔ پہلے کیسے تھا؟ نیچے تھا۔ کعبے کی تعمیر جب سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے کی جس کا ذکر اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں بھی کیا ہے تو دروازہ زمین پر تھا اور دروازے دو تھے ایک نہیں تھا ایک سے داخل ہوتے تھے ایک سے خارج ہوتے تھے تاکہ آسانی ہو اور سب اس میں داخل ہو سکیں۔ قریش جب اللہ تعالٰی کے گھر کے رکھوالے بنے تو انہوں نے جب تعمیر نو کی کعبے کی ایک تو یہ حصہ باہر نکال دیا حرام کمائی کی وجہ سے پھر دروازہ بھی اوپر کر دیا کہ ان کی اجازت کے بغیر کوئی اندر نہ جا سکے (عجب بات دیکھیں اس سے بڑھ کر جب شرک اپنا کام کرتا ہے تو پھر ہوتا کیا ہے!) کوئی بھی شخص کہیں سے بھی مرد ہو یا عورت کپڑے پہن کر طواف نہیں کر سکتا وہ جس کو قریش کپڑا دیں گے وہ کپڑا پہن کر طواف کریں گے، جس کو نہیں دیں گے وہ برہنہ بدن طواف کرے گا۔ ﴿ظُلُمَٰتُۢ بَعۡضُهَا فَوۡقَ بَعۡضٍ﴾ (النور: 40)، تاریکیوں کا زمانہ ظلمات کا زمانہ (سبحان اللہ)۔

''وَأَلْزَقْتُهُ بِالأَرْضِ'' (اور میں دروازہ جو ہے زمین پر کر دیتا جیسا کہ پہلے تھا) ''الحديث'' (حدیث کے آخر تک متفق علیہ حدیث ہے)۔

''ففي هذا الحديث'' (اس حدیث میں) ''دلالة ظاهرة'' (واضح دلیل ہے کہ نہیں) ''على معنى هذه القاعدة'' (اس قاعدے کے معنی میں)۔ قاعدہ کیا ہے اور معنی کیا ہے؟ ''إذ ترك النبي صلى الله عليه وسلم مصلحة بناء البيت العتيق على أسس إبراهيم عليه السلام لدرء مفسدة خشي وقوعها إن هو هدمه وبناه عليها وهي نفور الناس عن الإسلام أو ردتهم بسبب هذا الفعل فقدم النبي صلى الله عليه وسلم درء هذه المفسدة على جلب تلك المصلحة'' (شیخ صاحب فرماتے ہیں واضح دلالت ہے اس قاعدے پر اس حدیث میں اللہ تعالٰی کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) ''إذ ترك النبي صلى الله عليه وسلم مصلحة'' (مصلحت کو چھوڑ دیا)۔ کیا مصلحت تھی؟ ''بناء البيت العتيق على أسس إبراهيم عليه السلام''۔ مصلحت

کیاہے کام کیا کرنا تھا؟کعبے کو دوبارہ توڑنا تھااللہ تعالیٰ کے گھر کو توڑنا کوئی عام بات نہیں ہے۔کیوں توڑنا ہے؟تاکہ اس کی تعمیر نو ہو جیسا کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے کی تھی ، مصلحۃ ہے ۔ چھوڑا کیوں پھر کیوں نہیں کیا ؟ شیخ صاحب(حفظہ اللہ)فرماتے ہیں"لدرءمفسدة"(ایک مفسدے سے بچنے کے لیے)"خشي وقوعها"(ان کو خدشہ ہوا کہ یہ مفسدہ واقع نہ ہو)"إن هو هدمه وبناه عليها"(اگر کعبے کو توڑدیا جاتااور دوبارہ تعمیر نو کی جاتی(مفسدہ کیا ہے))"وهي نفور الناس عن الإسلام"(تو لوگ اسلام سے دور بھاگتے کہ بھئی یہ کیسا نبی ہے نبی اللہ کے گھر کی تعمیر کرتے ہیں یہ نبی ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے گھر توڑنے آیا ہے)۔

نئے لوگ اسلام میں داخل ہوئے ہیں مشرکین بھی دیکھ رہے ہیں پہلے سے دشمنی مول لی ہے مشرکین نے اور پہلے سے ہی کوئی جادو گر کہتا ہے کوئی شاعر کہتا ہے کوئی کاہن کہتا ہے کوئی جھوٹا کہتا ہے اپنی اپنی باتیں کرتے ہیں کہ نہیں؟اب نو مسلم نے کلمہ پڑھا ہے ایک تو جو غیر مسلم ہیں وہ اسلام سے دور ہوں گے کہ نہیں؟دور ہوں گے۔اللہ تعالیٰ کے گھر کو توڑنا کوئی عام بات ہے کیا سمجھتے ہیں آپ؟!اگرچہ اگر توڑ دیتے تو حق پر توڑتے یا باطل پر؟ باطل پر۔کیوں؟اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں(علیہ الصلاۃ والسلام)۔

جو غیر مسلم ہیں اسلام سے"نفور"دوری اختیار کر لیتے نفرت کر لیتے اور جو اسلام میں داخل ہوئے ہیں نو مسلم وہ مرتد ہو جاتے کہ نہیں خدشہ ہے کہ نہیں؟ بھئی ہم نے تو کلمہ پڑھا ہے ایسے نبی کا جو خود اللہ تعالیٰ کے گھر کو توڑنے والا ہے۔ یعنی فتنوں کا زمانہ ہے!آپ یہ نہ سمجھیں کہ کلمہ پڑھ لیا ہے تو بس وہ فرشتہ بن گیا ہے معصوم بن گیا ہے، نہیں کس نے کہا ہے؟!یہ دین فطرت کا دین ہے دین حق ہے حکمت کا دین ہے رحمت کا دین ہے۔

تو شیخ صاحب(حفظہ اللہ)فرماتے ہیں"فقدم النبي صلى الله عليه وسلم"(اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو مقدم کیا)۔کس چیز کو؟"درء هذه المفسدة على جلب تلك المصلحة"(تو اس مفسدے کو سامنے رکھا اور اس کو مقدم کر دیا آگے کر دیا، مصلحت کو چھوڑ دیا)۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساری زندگی کعبے کو نہیں توڑا شروع سے لے کر آخر تک کیونکہ ہر وقت مسلمان داخل ہو رہے ہیں اسلام میں اور دشمن اسلام بھی ویسے کے ویسے موجود ہیں تو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے گھر کو نہیں توڑا، مصلحت ہے مفسدہ ہے دونوں کو آمنے سامنے رکھا۔اگر اللہ تعالیٰ کا گھر ٹوٹ جاتا اور لوگ دین سے خارج ہو جاتے کتنا بڑا مفسدہ ہے بڑا مفسدہ ہے کہ نہیں؟!

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں(کہ کعبے کی اینٹ سے اینٹ بج جائے لیکن ایک مومن کا خون ناحق نہ ہو بغیر حق کے ایک مومن کا خون نہ بہے)۔آج جہاد کے نام پر مسلمانوں کا خون بہایا جارہا ہے پتہ نہیں کون سا جہاد ہے یہ کیسا جہاد ہے؟!کاش اس ایک قاعدے کو سمجھ لیتے اور دیکھ لیتے کہ مسلمان کے خون کی کیا قیمت ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں!کافر قتل کرتا ہے مسلمان کو تو ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی شہادت قبول فرمائے جب وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مرا ہو حق پر مرا ہو لیکن جب مسلمان مسلمان کو قتل کرتا ہے تو ہم کیا کہیں؟!

بعض بے وقوف لوگ کہتے ہیں جاہل لوگ کہتے ہیں اس نے تو ویسے ہی مرنا تھا کافر نے تو ویسے ہی مارنا تھا ہم نے بم بلاسٹ کیا تو کیا ہوا؟!

یعنی سزائے موت اس کی لکھی تھی اب کافر اس کو مارتا ہے یا مومن مارتا ہے مسلمان کو تو کوئی فرق نہیں ہے اُن کے درمیان ترازو دیکھا ہے؟!علم دیکھا ہے؟!ایک کافر مسلمان کو مارتا ہے اور ایک مسلمان مسلمان کو قتل کرتا ہے دونوں میں فرق نظر نہیں آتا!اور یہ تمہیں کس نے کہا ہے کہ اگر تم نہ مارتے تو وہ اسے مار دیتا؟کہتے ہیں" بالکل واضح ہے لوگ مر نہیں رہے قتل عام ہو رہا ہے مسلمانوں کا"۔اللہ کی قسم!جتنا تم لوگوں نے قتل کیا ہے کافر نے قتل نہیں کیا میں قسم کھا رہا ہوں اور واقع اس کی گواہی دے رہا ہے کہ نہیں دے رہا یہودیوں نے کتنے قتل کیے ہیں اور تم لوگوں نے کتنے قتل کیے ہیں مسلمانوں کے؟!آج کسی یہودی نے جرأت کی ہے کہ مسلمان ملک میں داخل ہو کر ایک بم بلاسٹ کر دکھائے دیکھا ہے کسی پیٹر،جان نے کیا ہے؟یہ کون کر رہے ہیں؟احمد ہے محمد ہے عبداللہ ہے فلاں ہے فلاں ہے۔نام کیا ہیں ان کے اور کس لیے؟جنت میں داخل ہونے کے لیے۔عجیب ہے یہ جنت اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ مسلمانوں کو قتل نہ کریں!جنت اللہ تعالیٰ کی سب سے عظیم سب سے بڑی نعمت ہے سب سے بڑی رحمت ہے اور یہ لوگ زحمت کا راستہ اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو پانا چاہتے ہیں حاصل کرنا چاہتے ہیں ممکن ہے؟!(إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔

3- شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں تیسری دلیل اس قاعدے کی "إن النبي صلى الله عليه وسلم كان يكف عن قتل المنافقين" (اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقوں کو قتل نہیں کرتے تھے) "مع كونه مصلحة" (اگرچہ منافقوں کو قتل کرنا مصلحت ہے) "لئلايكون ذريعة إلى تنفير الناس"۔ کیوں نہیں قتل کیا منافقوں کا مصلحت ہے قتل منافقوں کا کریں گے تو لوگ ڈریں گے نہیں نفاق نہیں کریں؟ اگر نفاق کو روکنا ہے اس کا ایک طریقہ ہے سزا کا طریقہ ہے کہ نہیں؟ اگر منافقوں کو قتل کر دیتے تو نفاق خود بخود آہستہ آہستہ ختم ہو جاتا یا کم ہو جاتا یہ لوگ ڈرتے کہ اگر پکڑے گئے تو سزائے موت ہے ہمیں۔ نہیں قتل کیا مصلحت کو چھوڑ دیا کیوں؟ مفسدہ اس سے بڑا ہے۔ مفسدہ کیا ہے؟ شیخ صاحب فرماتے ہیں "لئلايكون ذريعة إلى تنفير الناس" (تاکہ یہ ذریعہ نہ ہو لوگوں کو دور بھگانے کا) "وقولهم" (اور یہ بھی وجہ تھی) "أن محمداً يقتل أصحابه" (اور یہ بھی ایک مفسدہ تھا ایک خرابی تھی کہ لوگ یہ کہتے دیکھو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے صحابہ کو قتل کرنے والا شخص ہے (اللہ تعالیٰ کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو قتل کرتا ہے))۔

اب منافق ظاہر آ گیا ہیں کلمہ پڑھا ہے کہ نہیں؟ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بیٹھنا، مسجد میں نماز پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں ظاہر آ گیا ہیں وہ؟ صحابہ کرام میں ہیں ظاہراً، حقیقتاً تو ﴿فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ (النساء:145)۔

تو دیکھنے والے لوگ جو اسلام کے خواہش مند تھے کہ اسلام میں داخل ہونا ہے وہ کیا کہتے؟ ارے یہ کیسا نبی ہے یہ تو اپنوں کو قتل کرتا ہے ہمیں کہاں چھوڑے گا! اس مفسدے سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقوں کو قتل نہیں کرتے تھے بلکہ عجب بات آپ دیکھیں کہ بعض منافقین پر حد بھی قائم نہیں کی چھوڑ دیا! (سبحان اللہ)۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی گئی عبداللہ بن ابی بن سلول پر حد قائم نہیں کی گئی اور سیدنا مسطح پر سیدنا حسان بن ثابت پر (رضی اللہ عنہما) حد قائم کی گئی (حد القذف جو ہے) اسی (80) کوڑے مارے گئے اُس کو سزا کیوں نہیں ملی؟ منافق ہے سردار ہے منافقوں کا مفسدہ تھا اور پھر اس کو گناہوں سے پاک کرنا بھی تو ضروری نہیں تھا کیونکہ جس کو سزا مل گئی دنیا میں اس کا کفارہ ہے۔

یہ جو حدود تعزیرات ہیں شرعی جو حدود ہیں کہ چور نے چوری کی اس کی چوری ثابت ہوئی ہاتھ کاٹا گیا اس کی سزا اسے مل گئی ہے آخرت میں اس کا گناہ دور ہو گیا ہے پاک ہو گیا گناہ سے اب اس نے حساب چوری کا نہیں دینا کیونکہ یہ جو حدود ہیں یہ کفارات ہیں اور جس کو سزا مل گئی دنیا میں اس کو کفارہ مل گیا۔

بعض لوگ کہتے ہیں" کہ آپ بڑی تعریفیں کرتے ہو صحابہ کرام کی اور بعض روافض نے پکڑا ہے دیکھو یہ تمہارے صحابی ہیں ان لوگوں نے کیا ہے"۔

میرے بھائی حد قائم ہوئی ہے نا گناہ مٹ گیا کہ نہیں مٹ گیا؟ وہ تو توبہ سے بھی مٹ گیا، پھر کفارہ حد قائم کرنے کا بھی ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے ﴿رَّضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ﴾۔

4-چوتھی دلیل "نهيه صلى الله عليه وسلم عن قتل الأمراء" (شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امراء یعنی حکمرانوں کو قتل کرنے سے منع کرنا) "والخروج على الأئمة" (اور آئمہ پر خروج کرنے کو منع کرنا) "وإن ظلموا" (اگر وہ ظالم ہوں تب بھی ان کے خلاف بغاوت، خروج نہیں کیا جاتا)۔

حکمران اگر ظالم ہے تو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے خروج سے بغاوت سے منع فرمایا ہے۔ارے ظالم حکمران ہے وہ ظلم کر رہا ہے، کرپشن کر رہا ہے لوٹ مار کا بازار گرم ہے، اکانومی(Economy) تباہ ہو رہی ہے ملک کی! خروج نہیں کرنا بغاوت نہیں کرنی، اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اگرچہ وہ تمہیں کوڑے ماریں اور تمہارا مال چھینیں صبر کرتے رہو۔ کب تک صبر کریں؟ "اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِ عَلَى الْحَوْضِ" (صبر کرتے رہو جب تک کہ میری ملاقات حوض کوثر پر نہ ہو (یعنی مرتے دم تک صبر کرتے رہو اور کوئی راستہ نہیں ہے))۔

شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں "نهيه صلى الله عليه وسلم عن قتل الأمراء والخروج على الأئمة وإن ظلموا ما أقاموا الصلاة" (جب تک وہ نماز قائم کر رہے ہیں تو خروج سے منع کر دیا)۔ وجہ کیا ہے؟ "سداً لذريعة الفساد العظيم" (کیونکہ فساد عظیم کو برپا ہونے کے سد باب کی وجہ سے) "والشر الكثير" (اور کثیر شر سے بچنے کے لیے) "فقتالهم كما هو الواقع فإنه حصل بسبب قتالهم والخروج عليهم أضعاف أضعافُ ما هم عليه من منكر" (کیونکہ ان کے خلاف کاروائی کرنے سے خروج کرنے سے بغاوت کرنے سے جو منکر پیدا ہوا ہے اور ان کے خلاف قتال کرنے سے جو منکر اور بُرائی پیدا ہوئی ہے

وہ ان کے ظلم سے کئی گنا کئی گنا بہت زیادہ ہے)''والأمة في بقايا تلك الشرور إلى الآن''(اور امت آج تک بھی اُس شر کا خمیازہ بھگت رہی ہے (وہ جو شر خروج کی وجہ سے امت میں وجود میں آیا اس کی ابتداء ہوئی آج تک اس کی بقایا جات موجود ہیں اور امت میں اُس خروج کی بقایا جات کا جو شر ہے وہ موجود ہے))''قال عليه الصلاة والسلام''اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں)''إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ، فَاقْتُلُوا الآخَرَ مِنْهُمَا''(اگر دو خلیفوں کی بیعت کی جائے تو جو دوسرا ہے اسے قتل کر دو)۔ایک وقت میں ایک خلیفہ ہوتا ہے دو نہیں ہوتے۔کیوں؟ شیخ صاحب فرماتے ہیں''سداً لذريعة الفتنة''(تاکہ فتنے کا سد باب کیا جائے)۔شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں''إنتهى ملخصاً من كلام شيخ الإسلام ابن تيمية''(یہ سارے کا سارا جو قول ہے یہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ (رحمۃ اللہ علیہ) کے قول کا خلاصہ شیخ صاحب نے بیان کیا)۔

آگے تفصیل شیخ صاحب (حفظہ اللہ) بیان کرتے ہیں لیکن ابھی تھوڑا سی دیر رُکتے یہاں پر۔

چار دلائل ہیں اور قرآن مجید کی آیت سورۃ انعام آیت نمبر 108 اسے یاد کرنا ہے حفظ کرنا ہے نوٹ کر لیں۔ متفق علیہ حدیث صحیح بخاری، مسلم کی روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت یہ واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے گھر کو توڑ کر اس کی تعمیر نو کرنے کو چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیونکہ اس کا جو مفسدہ تھا وہ مصلحت سے زیادہ تھا اگرچہ دیکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر صحیح طریقے سے ہونا کتنا بڑا مطلب شرعی ہے کتنی بڑی مصلحت ہے لیکن جب خدشہ تھا کہ لوگ مرتد ہو جائیں گے نو مسلم اور جو مشرکین ہیں وہ اسلام میں داخل نہ ہوں گے یعنی اسلام پر کوئی بھی انگلی کھڑی نہ کر سکے، دین اسلام پاک اور صاف دین ہے کوئی بھی وجہ ایسی نہ ہو جس سے لوگ اس دین حق سے متنفر نہ ہو جائیں۔آج کے زمانے میں کیا ہو رہا ہے؟ جہاد کے نام پر جو دہشت گردی عام ہو رہی ہے کیا لوگ دین اسلام کی طرف راغب ہو رہے ہیں؟!

بعض ظالم کہتے ہیں جاہل کہتے ہیں کہ ''ارے نائن الیون (9/11) کے بعد دھڑا دھڑ لوگ اسلام میں داخل ہوئے ہیں''۔

انہوں نے اسلام کی اسٹڈی کی ہے حق کو دیکھا ہے تب داخل ہوئے ہیں اگر داخل ہوئے ہیں تو اگر آپ کی یہ بات درست ہے، دہشت گردی کو دیکھ کر کوئی داخل نہیں ہوا۔ہزاروں لوگوں کو قتل کرنا اور ان لوگوں کو جو میدان جنگ

میں نہیں تھے معصوم جانوں کا قتل کرنا معاہد لوگوں کا قتل کرنا یہ کس نے کہا ہے کہ یہ جہاد ہے ؟! اور پھر کیا سمجھتے ہیں جن لوگوں نے وہ نظارے دیکھے ہیں یا جن کے پیارے اس بلڈنگ میں مرے ہیں وہ کلمہ پڑھیں گے دعائیں دیں گے ؟! لوگ اور متنفر ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کیونکہ یہ دین حق ہے اِس کو اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں باہر والے بھی اندر والے بھی، واللہ ! بجھے گا نہیں یہ نور بجھنے والا نہیں ہے یہ رہے گا تا قیامت واللہ ! کافر سے زیادہ انہوں نے نقصان پہنچایا ہے دین کو لیکن پھر بھی آپ اللہ تعالیٰ کا کرم دیکھیں ﴿وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (الحشر: 1) (وہی غالب ہے حکمت والا ہے)۔ ان کو ڈھیل بھی دیتا ہے اُن کو ڈھیل بھی دیتا ہے لیکن غالب وہی ہے وہ حکمت والا ہے، رہے گا دین تا قیامت یوں ہی چمکتا ہوا دمکتا ہوا لوگ چاہیں یا نہ چاہیں کافر چاہیں یا نہ چاہیں، یہ ظالم اور جاہل لوگ چاہیں یا نہ چاہیں حق اسی طریقے سے روشن رہے گا تا قیامت رہے گا۔

دین اسلام کی حرمت اور اس کی عزت اور شرف کو قائم رکھنا ہے مطلب شرعی ہے اللہ تعالیٰ کے گھر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے دنیا میں (دنیا میں اللہ تعالیٰ کے گھر سے بڑھ کر کیا چیز ہے) اس کے باوجود بھی اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر نہیں کی غلط تعمیر پر چھوڑ دیا تاکہ لوگ اس دین سے متنفر نہ ہوں اور یہ لوگ جہاد کے نام پر اسلام کے نام پر اپنے ہی مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں ! جا کر دیکھیں مساجد کا حال لوگ پہلے سے نماز نہیں پڑھتے تھے (اِلا من رحم اللہ سبحانہ وتعالیٰ) اب اِن بم بلاسٹوں کے بعد دیکھیں اب لوگ جاتے نہیں ہیں مشکل سے کچھ لوگ مسجد میں نماز پڑھنے جاتے ہیں ڈر کے مارے کہ کہیں اِدھر بھی بلاسٹ نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے گھر محفوظ نہ رہے ! یعنی انسان کبھی سوچ سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے گھر میں اگر یہودی جوتا پہن کر داخل ہو جائے تو بڑی مصیبت کھڑی ہو جاتی ہے کہ ارے یہودی جوتا پہن کر اللہ تعالیٰ کے گھر میں داخل ہو گیا ہے۔ نہیں ہونا چاہیے غلط ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے گھر کی حرمت ہے چاہے یہودی ہو یا کوئی بھی ہو اسے پامال کرنے کی کسی کو اجازت نہیں ہے لیکن یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے گھر میں بم بلاسٹ کر رہے ہیں نمازیوں کا قیمہ بنایا جا رہا ہے (نمازیوں کا !) اور پھر کہتے ہیں کہ لوگ دین اسلام سے محبت کرنے والے ہیں ! اس کے بدلے کیا ہوا (نعوذ باللہ) لوگوں نے بدلہ کیسا لیا؟! کسی نے قرآن کو جلانے کی دھمکی دی ہے اور کسی نے جلایا بھی ہے اور کسی نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

کارٹون بنائے ہیں۔ کیوں وجہ کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ یہی سبق ہے یہ سبق محمد کا ہے(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ سبق قرآن مجید میں ان کو ملا ہے ان دہشت گردوں کو۔

اللہ تعالیٰ کی قسم قرآن مجید بَری ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بَری ہیں اس دہشت گردی سے۔ یہ کوئی جہاد نہیں ہے کوئی دین نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا۔ واللہ! چھوٹا سا طالب علم جس نے یہ چھوٹا سا رسالہ پڑھا ہے اسے پتہ ہے کہ اس قاعدے کے مطابق حکمران کے خلاف کاروائی کرنا یا کافر کے خلاف کاروائی کرنا جب کہ ضعف کی حالت ہو امت کو فتنوں میں اور مصیبتوں میں ڈالنے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے! بدامنی بڑھتی جارہی ہے قتل عام بڑھتا جارہا ہے، اللہ کی قسم! بعض ملکوں میں بچے بھوک سے رو رہے ہیں بھوک سے مر بھی رہے ہیں (اللہ کی قسم کھا رہا ہوں میں) اس بدامنی کی وجہ سے جو اِن لوگوں کی وجہ سے ہوئی ہے۔ حکمرانوں کے خلاف خروج کیا، نکلے ہیں اسلحہ لے کر کیا ہوا کیا ملا؟ اور جس کو اقتدار ملا اُس نے کیا کیا؟ شریعت کے نفاذ کے لیے اقتدار کی بات کرتے ہیں کون سا نفاذ ہوا شریعت کا؟! اخوان المسلمین کو حکومت ملی مصر میں کیا شریعت کا نفاذ؟! کیا تبدیلی آئی مجھے بتائیں اللہ کے لیے مجھے بتائیں؟! نام تو اسلام کا ہے کام کہاں ہے پھر؟! مسلمانوں کو قتل کرکے اقتدار پر بھی آگئے پھر کیا کیا؟!

تو یاد رکھیں سوائے فتنوں کے، سوائے بدامنی کے، سوائے قتل وغارت کے کچھ ملنے والا نہیں ہے اس لیے پہلے دین کو سمجھو اور پھر عمل کرو۔ جوش، جذبات، جلد بازی میں اپنا نقصان کر بیٹھیں گے اور جو ہو بھی رہا ہے کہ ایک تنظیم ختم نہیں ہوتی دوسری اُس سے بڑھ کر آرہی ہے۔

یاد ہے آپ لوگوں کو طالبان تھے القاعدہ بنی، پھر داعش بنی اب اور کیا بننے والے ہیں کیا چاہتے ہیں یہ لوگ کب سمجھیں گے یہ لوگ؟! اور سب کی ماں اخوان المسلمین ہے سب کو پالنے والی ہے اصل جڑ یہ ہے، جو خود کام نہ کر سکی ان سے کروا رہی ہے اور جہاد کے نام پر کبھی فلسطین میں جہاد کا نام لیتے ہیں کبھی کشمیر میں جہاد کا نام لیتے ہیں کبھی سیریا میں کبھی عراق میں پوری دنیا میں انہوں نے جہاد کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہتے ہیں کہ ہم مجاہد ہیں۔ کون سا جہاد ہے یہ امت کو کہاں پر لے کر آئے ہو تم لوگ اور کہاں پر لے کر جانا چاہتے ہو؟! اللہ کے لیے ان مسائل کو سمجھیں مصلحت کو دیکھیں کہاں پر ہے مفسدے کو دیکھیں کہاں پر ہے دونوں کو تولیں اور پھر قدم بڑھائیں۔

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں (جہادی زندگی پوری) دونوں فریقین کے جو قتلۃ تھے جو قتل ہوئے مومنوں میں سے، کافروں میں سے ایک ہزار سے زیادہ نہیں ساری جہادی زندگی میں ایک ہزار سے زیادہ دونوں فریقین کا قتلہ نہیں یہ رحمت کا جہاد تھا﴿وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ﴾ (الانبیاء:107)، رحمت کا جہاد اللہ کی قسم کوئی زحمت نہیں تھی اس میں۔ آج کتنے لوگ مرے ہیں بتا سکتے ہیں؟ صرف مسلمان نے کتنے مسلمانوں کو قتل کیا ہے کافروں کو چھوڑیں آپ اس جہاد کے نام پر؟(إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔

"ويقول شيخ الإسلام بعد ما ذكر جملة من الفروع المندرجة تحت قاعدة درء المفاسد أولى من جلب المصالح"(اب شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول شیخ صاحب (حفظہ اللہ) بیان کر رہے ہیں یہ باتیں بیان کرنے کے بعد)"وأنه إذا تعارضت المصالح والمفاسد قدم الأرجح منهما على المرجوح"(اب یہ قاعدہ سامنے آگیا اگر مصلحہ اور مفسدہ جو ہے آپس میں ٹکرا جائیں تو کس کو مقدم کیا جائے گا؟ جو زیادہ راجح ہے اسے مقدم کیا جائے گا)۔

مصلحت زیادہ ہے مفسدہ کم ہے کیونکہ یہ نہ سمجھیں کہ کسی کا مفسدہ ہوتا ہی نہیں ہے، مفاسد تو ہوتے ہیں۔ شرعی جہاد میں بھی قتل ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا ہے انسان، جان دینی پڑتی ہے کہ نہیں؟ لیکن مفسدہ نہیں ہے یہ شہادت ہے۔ مال بھی خرچ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے صدقات اور خیرات ہیں اعمال صالحہ ہیں۔ جو تکلیف ہوتی ہے جانے میں گرمی ہے پیاس ہے بھوک ہے؟ یہ تو ہوگا لیکن مفاسد میں سے نہیں ہے یہ۔ اگر کوئی اور تکلیف ہوتی ہے تو جہاد جدوجہد کا نام ہے تکلیف تو ہوگی لیکن اگر کوئی ایسا کام کرنا ہے کسی نے اس میں ایک مصلحت بھی ہے کوئی مفسدہ بھی ہے تو پھر اس کو تولا جائے گا جو زیادہ راجح ہے اس پر عمل کیا جائے گا۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں"قال رحمه الله ،ومنها أن من أصول أهل السنة والجماعة لزوم الجماعة"(اہل سنت والجماعت کے اصول میں سے جماعت کو لازم پکڑنا ہے)"وترك قتال الأئمة، أي أئمة الجور"(یعنی ظالم حکمرانوں کے خلاف کاروائی نہیں کرنی)"وترك القتال في الفتنة"(اور فتنے میں قتال کرنے سے بھی رُک جانا ہے)"وجماع ذلك داخل في القاعدة العامة"(اوراس پوری بات کا جو اجماع ہے وہ داخل ہے اس قاعدے میں)"فيما إذا تعارضت المصالح والمفاسد"(جب مصالح اور مفاسد آپس میں ٹکرا جائیں)"والحسنات والسيئات"(اوراچھائیاں اور بُرائیاں ٹکرا جائیں)"أو تزاحمت فإنه يجب ترجيح الراجح منهما"(مفسدہ ہے مصلحت ہے ٹکرا رہی ہے مزاحمت ہو رہی ہے اچھائیاں بُرائیاں آپس میں ٹکرا رہی ہیں تو کس کو

آگے کیا جائے؟جوراجح ہے)’’فيما إذا ازدحمت المصالح والمفاسد وتعارضت المصالح والمفاسد فإن الأمر والنهي وإن كان متضمناً لتحصيل مصلحة ودفع مفسدة فينظر في المعارض له‘‘(أمر اور نہی میں اگر مصلحہ اور مفسدہ دونوں چیزیں ہیں اور مصلحت کو پانے کے لیے مفسدے کو چھوڑنے کے لیے تو پھر دیکھا جائے گا اس کی جو ضد میں ہے)’’فإن كان ما يفوت من المصالح أو يحصل من المفاسد أكثر‘‘(تو یہ دیکھا جائے گا کہ اگر مصالح جو ہیں وہ چھوٹ جاتے ہیں اور ان کو کرنے سے جو مفاسد ہیں وہ بہت زیادہ ہیں)’’لم يكن مأموراً به‘‘(ماموارت کی بات ہو رہی ہے تو اس کا حکم پھر دیا بھی نہیں گیا))’’بل يكون محرماً إذا كانت مفسدته أكثر من مصلحته‘‘(بلکہ وہ جو أمر ہے اس کو کرنا حرام ہو جاتا ہے اس وقت جب اس کا مفسدہ اس کی مصلحت سے زیادہ ہے)۔

ایک شخص ہے دیکھتا ہے کہ لوگ قبر کا طواف کر رہے ہیں وہاں پر جا کر ان کو توحید کی طرف بلانا مصلحت ہے کہ نہیں؟ مصلحت ہے کہ یہ جو کر رہے ہو یہ جائز نہیں ہے شرعاً یہ شرک ہے۔ لیکن وہاں پر اگر جانے سے وہ اس کو قتل کر دیتے ہیں اگر اوپنلی(openly)وہ بات کرتا ہے اس کو قتل کرتے ہیں، یا مسلمانوں کی آپس میں جنگ چھڑ جاتی ہے اس جگہ اس مزار کے اندر اور قتل عام ہوتا ہے تو اس وقت ایسی بات کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ توحید کا حکم دینا شرعاً حکم دیا گیا ہے کہ نہیں دیا گیا؟﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا﴾ (النساء:36) کس کا حکم ہے یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا حکم ہے کہ نہیں؟ أمر بالمعروف و نہی عن المنکر سب سے پہلا قاعدہ تھا سب سے بڑا معروف کیا ہے؟ توحید۔ سب سے بڑا منکر کیا ہے؟ شرک۔ حکم تو دیا گیا ہے لیکن اگر اس کا مفسدہ اس کی مصلحت سے زیادہ ہے تو پھر اس کو کرنا ہے؟ شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ نہیں حرام ہے اس وقت ایسا کرنا۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں’’واعتبار مقادير المصالح والمفاسد هو بميزان الشريعة‘‘(اور مصالح اور مفاسد کو تولنے کا جو ترازو ہے وہ شریعت کا ترازو ہے(عقل کا نہیں ہے، خواب کا نہیں ہے، کشف وجد ذوق منطق یہ چیزیں نہیں ہیں))۔

پھر ترازو کیا ہے کون کہے گا یہ مصلحت ہے یا مفسدہ ہے کہاں پر تولیں گے ہم؟ اگر ہم تولیں گے اپنی عقل کی بنیاد پر کبھی ایک فیصلے پر جمع نہیں ہو سکتے اور شریعت کے علاوہ کوئی چیز ہمیں جمع کر نہیں سکتی۔ عقل مختلف، خواب آپ نے اور دیکھا میں نے اور دیکھا، منطق ہماری ڈفرنٹ(different)ہے، کشف ہر بندے کا اپنا اپنا ہے، وجد ہر بندے کا اپنا اپنا ہے، ذوق ہر بندے کا اپنا اپنا ہے تو پھر جمع کیسے ہو سکتے ہیں؟ جمع ہو سکتے ہیں’’ قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم ''اس پر ہم جمع ہو سکتے ہیں اور بفہم سلف الصالح یہ قید لازمی ہے ورنہ آج خروج کرنے والے بھی قرآن مجید کی آیات اور احادیث پیش کر رہے ہیں۔ دہشت گردی کے نام پر جہاد یا جہاد کے نام پر دہشت گردی کرنے والے یہ بھی تو قرآن اور حدیث کی بات کرتے ہیں کہ نہیں کرتے؟ پھر قید کیا ہے؟ ''بفہم سلف الصالح'' جو ہمارا اصل موضوع ہے اس رسالے کن سلفیاً علی الجادۃ۔ تو ترازو کیا ہونا چاہیے؟ ''بميزان الشريعة''۔

''وعلى هذا إذا كان الشخص أو الطائفة جامعين بين معروف ومنكر''(اگر یہ شخص یا جماعت أمر بالمعروف ونہی عن المنکر دونوں کو جمع کرتے ہیں (معروف بھی منکر بھی ہے ایک ہی چیز میں)) ''بحيث لا يفرقون بينهما''(ان دونوں میں تفریق بھی ممکن نہیں ہے) ''بل إما أن يفعلوهما جميعاً''(یا دونوں کریں) ''أو يتركوهما جميعاً''(یا دونوں چھوڑ دیں) ''لم يجز أن يؤمروا بمعروف ولا أن ينهوا عن منكر بل ينظر''(ایک شخص ہے یا جماعت ہے اچھائی کی طرف لوگوں کو بلانا ہے یا بُرائی سے روکنا ہے اور دونوں کام ایک وقت میں یا کرنے ہیں یا نہیں کرنے ہیں (کریں یا نہ کریں؟ چھوڑیں یا کریں؟))۔ نہیں! شیخ صاحب فرماتے ہیں ''بل ينظر''(دیکھا جائے گا) ''فإن كان المعروف أكثر أمر به''(اگر اس میں مصلحت معروف زیادہ ہے تو اس کا حکم دیں) ''حتى لو استلزم ما هو دونه من المنكر''(اگرچہ تھوڑا منکر بھی واقع ہوتا ہے تو ہو (کیونکہ کسی بھی وقت کسی بھی چیز میں منکر تھوڑا تو ہوتا ہے))۔

آپ دعوت دیتے ہیں یورپ میں جا کر لوگ چلتے ہوئے گالی دیتے ہیں، نہیں دیتے! بُرا بھلا کہتے ہیں، نہیں کہتے! مذاق اڑاتے ہیں، نہیں اڑاتے! یہ منکر ہے کہ نہیں؟ لیکن یہ کم ہے اصل معروف وہاں پر دعوت توحید، دعوت سنت، دعوت السلفیۃ الحمد للہ پھیل رہی ہے اور لوگ سمجھ بھی رہے ہیں۔ تو معروف دیکھا منکر دیکھا زیادہ راجح کیا ہوا؟ معروف زیادہ راجح ہے۔ اگر الٹا ہوتا جیسے میں نے پہلے مثال دی اگر قتل ہوتا تو پھر منکر زیادہ اور معروف کم ہے تو پھر اس کو مقدم کیا جاتا اس لیے دیکھا جاتا ہے کہ راجح کیا ہے دونوں میں سے شریعت پر تول کر ہم دیکھیں گے۔

''ولا ينهى عن منكر يستلزم تفويت معروف أعظم منه''(اور منکر سے بھی منع نہیں کرے گا اگر اُس سے بڑھ کر معروف جو ہے وہ چلا جاتا ہے) ''لأن النهي يكون حينئذ من باب الصد عن سبيل الله''۔ کیونکہ اگر اس سے بڑھ کر معروف چھوٹ جاتا ہے آپ نے منع کیا ہے جو معروف اُس منع کرنے سے جڑا ہوا ہے وہ معروف چھوٹ گیا فائدہ نہیں ہوا تو شیخ صاحب فرماتے ہیں ایسی صورت میں منع نہیں کیا جاتا۔ کیوں؟ ''لأن النهي يكون حينئذ من باب الصد عن سبيل الله''(کیونکہ

ایسی صورت میں نہی کرنا جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکنے کے مترادف ہے برابر ہے)"والسعي في زوال طاعته وطاعة رسوله صلى الله عليه وسلم"(اور یہ سعی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری سے روکنا ہے)"وزوال فعل الحسنات"(اور حسنات سے بھی روکنا ہے)"وإن كان المنكر أغلب"(اگر منکر غالب ہو جائے) "نهى عنه حتى لو استلزم فوات ما هو دونه من المعروف"((لیکن اگر منکر غالب ہے، دیکھتے ہیں ایک جگہ پر کہ منکر بہت غالب ہے اور جو معروف وہاں سے ممکن ہے وہ کم ہے تو یہاں پر کیا ہو گا؟) شیخ صاحب فرماتے ہیں یہاں پر ان کو منع کریں گے اگرچہ جو تھوڑا سا معروف ہے چلا جاتا ہے تو چلا جائے لیکن اُن کو اس بڑے منکر سے روکنا ہے)"ويكون الأمر بذلك المعروف المستلزم للمنكر الزائد عليه أمراً منكراً"(اور اس وقت أمر بالمعروف کرنا جو اس منکر جو اُس سے بڑھ کر ہے اسے ختم کرنے کے لیے اگر کیا جائے تو پھر منکر ہو گا)"وسعياً في معصية الله ورسوله صلى الله عليه وسلم"(اور وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معصیت کا سبب بن جاتی ہے)۔

اس میں کیا دیکھا ہے ہم نے؟ معروف ہے منکر ہے دو لفظوں میں، جو زیادہ راجح ہے اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات معروف راجح ہوتا ہے اس پر عمل کیا جاتا ہے، بعض اوقات منکر راجح ہوتا ہے اس پر عمل کیا جاتا ہے اس کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ منکر سے کیا مراد ہے؟ منکر یعنی بُرائی سے روکنا اور معروف یعنی اچھائی کا حکم دینا، اچھائی کا حکم دینے سے تھوڑا سا منکر واقع ہوتا ہے تو ہو معروف رہنے دیں یہ راجح ہے، منکر سے منع کرنے کے لیے تھوڑا سا معروف چلا جاتا ہے تو چلا جائے اِس سے منع کرنا ہے۔

"أما لو تكافأ المعروف والمنكر المتلازمان"(اگر دونوں برابر ہو جائیں تو کیا کریں تھرڈ آپشن (Third option) ہے کہ نہیں ہے)"فلا يؤمر بهما ولا ينهى عنهما فتارة يصلح الأمر وتارة يصلح النهي"(بعض اوقات أمر بالمعروف ہوتا ہے اور بعض اوقات نہی عن المنکر ہوتا ہے کیونکہ دونوں برابر ہیں)"وتارة لا يصلح أمر ولا نهي"(اور بعض اوقات نہ یہ ہے اور نہ یہ ہے، چھوڑ دیا جاتا ہے دونوں کو)"وحيث كان المعروف والمنكر متلازمين وذلك في الأمور المعينة الواقعة"(جب دونوں متلازم ہوں اور خاص متعین واقعہ میں ہوں)"وأما من جهة النوع"(اور نوع کے اعتبار سے (یہ اس وقت جب دونوں ٹکرا جائیں متلازم ہوں لیکن نوع کے اعتبار سے) الگ سے أمر بالمعروف و نہی عن المنکر الگ سے اگر ہوں تو پھر)، شیخ صاحب فرماتے ہیں"وأما من جهة النوع فيؤمر بالمعروف مطلقاً وينهى عن المنكر مطلقاً"(مطلقاً یہ بھی کیا جاتا ہے

اور وہ بھی کیا جاتا ہے الگ الگ)'' وفي الفاعل الواحد والطائفة الواحدة يؤمر بمعروفها وينهى عن منكرها ويحمد محمودها و يذم مذمومها بحيث لا يتضمن الأمر بمعروف فوات أكثر منه أو حصول منكر فوقه''(یعنی وہی بات کہ دونوں کو تولیں اور دونوں کو دیکھیں جو زیادہ راجح ہے اس پر عمل کریں جو مرجوح ہے اس کو چھوڑ دیں اور ایک ہی فاعل ہو یا اس کے علاوہ یا گروہ ہو ایک ہی میں دونوں چیزیں اگر ہو جاتی ہیں تو مصلحت کو ہمیشہ دیکھا جاتا ہے اس کو پایا جاتا ہے اور مفسدے کو جو ہے اس کو پھر چھوڑ دیا جاتا ہے اور اگر مفسدہ زیادہ ہے تو پھر مصلحت کو چھوڑ دیا جاتا ہے)'' ولا يتضمن النهي عن المنكر حصول ما هو أنكر منه أو فوات معروف أرجح منه''(کیونکہ یہ مطلب شرعی ہے ہی نہیں (اگر آپ اچھائی کی طرف بلاتے ہیں اور اچھائی ملے ہی نہیں اس کی جگہ منکر قائم ہو جائے مطلب شرعی ہے یہ؟) اور یہ مطلب شرعی نہیں ہے کہ اگر منکر سے منع کرتے ہیں اس کی جگہ منکر باقی رہے اور معروف بھی چلا جائے (تو کیا حکمت عملی ہے؟ یہ مطالب شرعیہ نہیں ہیں))'' ومن هذا الباب''(اور اس باب میں سے)'' إقرار النبي صلى الله عليه وسلم لعبد الله بن أبي بن سلول وأمثاله من أئمة النفاق والفجور لِمَا لهم من أعوان''(اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاموشی اختیار کی منافقین پر اور ان کے سردار عبد اللہ بن اُبی بن سلول پر اور اس جیسے جو نفاق اور فجور کے سردار تھے امام تھے)۔ کیوں؟'' لِمَا لهم من أعوان''(کیونکہ اپنے اعوان تھے اپنے دوست تھے احباب تھے ان کا اپنا حلقہ احباب تھا)'' فإزالة منكره بنوع من عقابه'' (اگر اس کا منکر جو نفاق پر منکر کر رہا تھا اس کو سزا دی جاتی تو اس منکر کو ہٹانے کے لیے منع کرنے کے لیے اس کو سزا دے کر)'' مستلزمة إزالة معروف أكثر من ذلك''(تو جو معروف ختم ہوتا اس منکر کو ختم کرنے کے لیے وہ اس بڑھ کر تھا)'' يغضب قومه وحميتهم''(اس کی پوری قوم غضب میں طیش میں آجاتی حمیت میں آجاتی)'' وبنفور الناس إذا سمعوا أن محمداً يقتل أصحابه''(اور لوگ بھی متنفر ہوتے جب یہ سنتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کو دوستوں کو قتل کرتے ہیں)۔

تو معروف منکر ہے منکر کیا ہے؟ نفاق ہے۔ اب مدینہ میں منافقین موجود ہیں اور مومنوں کے ساتھ ہیں منکر ہے کہ نہیں؟ نفاق نہی عن المنکر ہے کہ نہیں؟ اب اس منکر کا ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ نہیں کہ منکر کو ختم کریں منکر سے لوگوں کو روکیں منع کریں؟ تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیوں اس پر عمل نہیں کیا کیوں منافقین کو نہیں روکا وجہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے کیوں نہیں کیا وجہ کیا ہے؟ کیونکہ یہ مطلب شرعی ہے کہ نہی عن المنکر ہے کرنا ہے لیکن

نہی عن المنکر کی جو مصلحت ہمیں ملے گی جو معروف چلا جائے گا وہ اس مصلحت کو پانے سے بہت زیادہ ہے۔ مصلحت کیا ہے؟ نفاق ختم ہو جائے یا کم ہو جائے کچھ بھی سمجھ لیں آپ مصلحت ہے۔ مفسدہ کیا ہو گا؟ اس کے اپنے دوست احباب ہیں کہ نہیں منافقین اس کے رشتے دار اس کی قوم؟ بعض نے جھوٹا کلمہ پڑھا، بعض نے کلمہ ہی نہیں پڑھا اپنے شرک پر قائم ہیں اور بعض منافقین ہیں کیونکہ آپ کو یہ بھی پتہ ہے کہ عبداللہ بن اُبی بن سلول مدینے کا سردار بننا چاہتا تھا قائد حاکم بننا چاہتا تھا اور اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے (سبحان اللہ) کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے تشریف لاتے ہیں اور مدینہ میں آتے ہیں اور سب کا اتفاق ہو جاتا ہے (سوائے منافقین کے) اللہ تعالیٰ کے رسول کی قیادت میں (اللہ تعالیٰ کے نبی بھی ہیں قائد بھی ہیں پوری امت کے قائد ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم))۔

تو غصے میں غیظ میں رہا نہیں بیعت کی اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، دیکھا جب جنگ بدر میں کامیابی ملی تب اس نے ترکیب سوچی کہ جھوٹا کلمہ پڑھ لوں اپنی جان اور مال، عزت محفوظ کر لوں گا ورنہ غلبہ ان ہی کا ہے۔ جو مشرکین عرب مشرکین مکہ جن سے آج تک ٹکر کسی نے بھی نہیں لی ایک ہزار کو تین سو تیرہ یا تین سو چودہ مغلوب کر دیتے ہیں ذلیل کر دیتے ہیں سرداروں کو قتل کر دیتے ہیں تو ہمارا کیا چھوڑیں گے وہ اس لیے ہم مقابلہ نہیں کر سکتے! اور نفاق تب وجود میں آتا ہے جب اسلام میں طاقت ہوتی ہے، جب تک کمزور تھے مسلمان تو منافقین نہیں تھے یا اسلام تھا یا کفر تھا یہ تیسرا گروہ مدینہ میں ہی وجود میں آیا جب اسلام کو طاقت ملی تو عبداللہ بن اُبی بن سلول کے اپنے چاہنے والے تھے اور وہ سردار بننا چاہتا تھا لیکن اس کے خواب پر پانی پھر گیا غصے میں آیا کوئی اور حل اسے ملا نہیں جھوٹا کلمہ پڑھ لیا، اس کے اپنے دوست اور احباب ہیں حلقہ احباب ہے رشتے دار ہیں اگر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے قتل کر دیتے سزا دیتے تو پھر پوری قوم اٹھ کر کھڑی ہو جاتی جھگڑا ہوتا قتل وغارت ہوتی اور باہر والے لوگ یہ دیکھتے کہ جنگ کس کی کس کی ہو رہی ہے۔ یہودیوں کے خلاف ہو رہی ہے مشرکین کے خلاف ہو رہی ہے کس کے خلاف ہو رہی ہے یہ جنگ کون کر رہا ہے؟ آپس میں مسلمان مسلمان لڑ رہے ہیں یہ ظاہر ہو گا کہ نہیں؟ حقیقتاً کیا ہے؟ منافقین ہیں حق ہے ان کے خلاف لڑنا کاروائی کرنا اور پوری امت کو نفاق سے پاک کرنا مطلب شرعی ہے حق ہے یہ لیکن کیوں نہیں کیا؟ تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کر قتل کرنے والا ہے۔

پھر وہی بات تاکہ دین اسلام پر کوئی انگلی کھڑی نہ کرے اور کہے کہ دیکھو یہ تمہارا اسلام ہے، یہ تمہارا قرآن ہے، یہ تمہارا رسول ہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ تمہاری تعلیمات ہیں تمہارے نبی کی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی) اس لیے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کاروائی نہیں کی اور جو معروف حاصل ہونا تھا اس کو چھوڑ دیا اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دیا کیونکہ اگر نہی عن المنکر کر دیتے تو پھر اس کا مفسدہ اس کی مصلحت سے بہت زیادہ تھا اور یہی قاعدہ ہے۔

قاعدہ کیا ہے؟ ''إن درء المفاسد مقدمٌ على جلب المصالح''۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (28: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔